بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L.5254

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۷ امان ۱۳۳۸ھش | ۱۷ مارچ ۱۹۵۹ء | نمبر ۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۶ مارچ۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث کافی دنوں سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

امریکہ کے فوجی لیڈر برلین کی صورت حال کا مقابلہ کرنیکے لئے پوری طرح تیار ہیں

امریکی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل میکسول ٹیلر کا بیان

واشنگٹن ۱۶ مارچ۔ امریکی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل میکس ول ٹیلر نے پچھلے دنوں کانگرس کی ایک کمیٹی کے ایک خفیہ اجلاس میں بیان دیتے ہوئے بتایا کہ امریکہ کے فوجی لیڈر برلن سے متعلق ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اور انہوں نے ہر صورت حال سے نپٹنے کے لئے ہر قسم کی منصوبہ بندی مکمل کر لی ہے۔ ان کا یہ بیان ضروری جانچ پڑتال کے بعد اشاعت کے لئے پریس کو دیا گیا ہے۔ جنرل ٹیلر نے کہا فوجی نقطۂ نگاہ سے برلن کی صورت حال ہمارے لئے ہمیشہ ہی غیر یقینی اور غیر مستحکم رہی ہے۔ انہوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے مزید کہا فوجی اصطلاح میں ہم جس صورت حال سے دوچار ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ۲ مئی کے بعد برلن میں ہماری آزادانہ آمد و رفت روکنے کے لئے مشرقی جرمنی کی حکومت طاقت استعمال کرنے پر آمادہ ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں ہمیں ابھی سے یہ تہیہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم ان ۲۵ لاکھ جرمن باشندوں کی حفاظت کے لئے جن سے ہم پوری پوری حفاظت کا وعدہ کر چکے ہیں جس میں طاقت استعمال کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

روس اور عراق کے درمیان اقتصادی تعاون کے متعلق مکمل اتفاق رائے

دونوں ملکوں کے نمائندے سمجھوتہ کا متن تیار کرنے میں مصروف ہیں

بغداد ۱۶ مارچ۔ بغداد ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ روس اور عراق کے درمیان اقتصادی اور فنی تعاون کا سمجھوتہ کرنے کے سلسلہ میں فریقین کے نمائندوں میں مکمل اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ بغداد ریڈیو نے یہ بھی بتایا ہے کہ مجوزہ سمجھوتہ پر اتفاق رائے ماسکو میں ہوا ہے جہاں دونوں ملکوں کے نمائندے اب سمجھوتہ کا متن تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

بخیریت عدن پہنچ گئے

عدن ۱۶ مارچ۔ بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے عدن پہنچ گئے ہیں۔ وہاں قریباً دو ہفتہ قیام فرمانے کے بعد آپ مشرقی افریقہ تشریف لے جائیں گے۔

محترم مولانا صاحب کے اہل و عیال مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب کے ہمراہ ۱۱ مارچ کو کراچی سے مشرقی افریقہ روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب ان سب کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے متعلق دعا کریں۔

افغانستان کے لئے روس کی اقتصادی امداد

ماسکو ۱۴ مارچ۔ تاس ایجنسی کی اطلاع کے مطابق افغان وفد ماسکو پہنچ گیا ہے۔ تا روس سے دی جانے والی اقتصادی امداد کے بارے میں تبادلۂ خیالات کر سکے۔ گزشتہ جنوری میں سردار محمد نعیم وزیر خارجہ افغانستان ماسکو آئے تھے۔ اس وقت یہ طے ہو گیا تھا کہ روس کثیر رقم سے افغانستان کو اقتصادی امداد دی جائے گی۔

اسوان میں ایٹمی طاقت کا کارخانہ

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ "الاہرام" کی اطلاع کے مطابق اسوان کے بجلی گھر کو ایٹمی طاقت کے حصول کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اس اخبار کے بیان کے مطابق دریائے نیل کے پانی۔ اس علاقے کی ہوا اور اس علاقے کی اراضی میں استعمال ہونے والی مصنوعی کھاد سے اٹھنے والی گیس میں ایٹمی طاقت موجود ہے۔ اور یہ بجلی گھر اس ایٹمی طاقت کو حاصل کیا کرے گا۔

— لندن ۱۶ مارچ۔ مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ کل عازم واشنگٹن ہو جائیں گے۔ تاکہ صدر آئزن ہاور کو بتا سکیں کہ انہوں نے ماسکو، پیرس اور بون کا جو دورہ کیا ہے۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔

ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۱۶ مارچ۔ ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی پی۔ ایچ۔ ڈی انگلستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور آپ آج شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ پہنچ رہے ہیں۔

ظفر احمد دینس ربوہ

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کیلئے دعا کی تحریک

جماعت میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی تعارف کے محتاج نہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی ہیں۔ اور علم و عمل دونوں میں ان کا مقام خدا کے فضل سے بہت بلند ہے۔ اور وہ صاحب الہام و کشف و رؤیا بھی ہیں۔ ایسے اصحاب کا وجود جماعت کے لئے بہت برکت کا موجب ہوتا ہے۔ چند دن سے حضرت مولوی صاحب بیمار اور صاحب فراش ہیں اور کچھ عرصہ ہوا ان کو ایک جوان بچے کی وفات کا بھی صدمہ پہنچا ہے۔ جسے انہوں نے ایسے متوکلانہ رنگ میں صبر و رضا سے برداشت کیا ہے۔ جو روحانی لوگوں کے شایان شان ہے۔

پس میں حضرت مولوی صاحب کی بیماری کے پیش نظر احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ رمضان کے مبارک ایام میں حضرت مولوی صاحب کی صحت اور لمبی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ نیک اور پارسا لوگوں کا وجود جماعت کے لئے کئی رنگ میں رحمت کا موجب ہوتا ہے اور حضرت مولوی صاحب تو نیک طبقہ میں بھی خاص مقام رکھتے ہیں اس لئے ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ انہیں اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۵ فروری ۱۹۵۹ء

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۹ء

دستور کی اساس

(۲)

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے تاندلیانوالہ میں ایک سوال کے جواب میں کہا:-

"اگر لوگ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق خود بخود زندگی بسر کرنے لگیں۔ انفرادی معاملات پر اجتماعی مفادات کو ترجیح دیں بے عنوانیوں سے بچیں۔ رشوت ستانی۔ فرض ناشناسی۔ اور دوسری سماج دشمن سرگرمیوں سے باز رہیں۔ تو ملک کا دستور چاہے جیسے کچھ بھی ہو۔ وہ آپ سے آپ ہی اسلامی بن جائیگا آخر اس میں کیا تک ہے کہ لوگوں کے افعال تو غیر اسلامی ہوں۔ اور دستور پر اسلام کا ٹھپہ لگا دیا جائے۔"

ملکی آئین کا عوام کے کردار پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ لیکن دوسری جانب عوام کا کردار ہی ہے، جو ملکی آئین کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر جیسا کہ وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ ملکی آئین اسلامی ہو لیکن عوام کا کردار غیر اسلامی ہو۔ تو آئین پر اسلام کا ٹھپہ لگانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

یہ بات مسلّم ہے کہ بہت سی عوامی برائیاں ملکی آئین سے دور کی جاسکتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر عوام اپنے کردار کی وجہ سے ملکی آئین میں رخنے تلاش کرکے سوا خود سے بچتے رہیں۔ تو ملکی آئین خواہ کتنا بھی اعلیٰ ہو۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آئین کا لوگوں کے کردار پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کی اہمیت نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر لوگ اپنی اصلاح کرلیں۔ برائیوں سے بچنے کی عادت بنالیں اور اسلامی کردار پیدا کرلیں۔ تو ملکی قانون خواہ کیسا بھی ہو۔ خود بخود اس میں بہتر تبدیلیاں ہونے لگتی ہیں۔

اس لحاظ سے جو لوگ اسلامی قانون پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ملکی قانون کا منہ دیکھنے کی بجائے خود اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کریں۔ کیونکہ اصل اور بنیادی چیز عوام کا کردار ہے نہ کہ قانون قانون بیشک کردار بنانے میں مدد ومعاون ہوتا ہے۔ لیکن ہم اپنے کردار کو تو نہ سنواریں اور نہ اس پر پوری توجہ دیں۔ اور قانون بنانے کی تگ ودو میں لگے رہیں۔ تو اس سے نہ تو ملک کو کوئی تعمیری فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ عوام کو اپنا کردار اونچا کرنے میں کوئی خاص مدد ملتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں ملک کا قانون اسلامی بنانے میں کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کوشش کرتے ہیں انہیں اپنا زیادہ وقت اپنی اور عوام کی اصلاح پر خرچ کرنا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ لوگوں میں احساس خود اعتمادی پیدا کریں اور انہیں یقین دلائیں کہ اگر وہ اپنا کردار بلند کرلیں گے۔ اور جیسا کہ وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ انہیں اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں پر زندگی بسر کرنا سکھائیں گے اور انہیں عادت ڈالیں گے۔ کہ وہ انفرادی معاملات پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں۔ بدعنوانیوں سے بچیں۔ رشوت ستانی۔ فرض ناشناسی اور دوسری سماج دشمن سرگرمیوں سے باز رہیں تو ہم سو فیصدی یقین رکھتے ہیں کہ ملکی آئین کو اسلامی بنانے میں ان کی کوششیں بہت بار آور ہوں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام نے بعض بدکرداریوں کی دنیا میں حکومت کے سپرد کی ہے۔ لیکن ملک اور قوم میں حقیقی انقلاب اسی وقت رونما ہوسکتا ہے۔ جب لوگ ملکی قانون سے ڈر کر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی قانون ہو۔ کسی قوم پر بالجبر ٹھونسا نہیں جاسکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو تاریخ میں جب کبھی ایسی کوشش کی گئی ہے ناکامی ہوئی ہے۔ یہ تو دنیاوی قانونوں کی حالت ہے اس کی بہترین مثالیں فاشزم اور اشتراکیت کی ناکامی میں ملتی ہیں۔ لیکن اسلامی قانون کی بنیاد ایمانیات اور روحانیات پر ہے اور اسلام کا قانون ساز کوئی انسان نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لئے تمام قانونوں سے زیادہ اسلامی قانون کی بنیاد انسان کی اپنی کیفیت پر منحصر ہے۔ اور جب تک انسانوں کے دل نہ بدلیں۔ اور جب تک اقوام خود اپنے آپ میں تغیر پیدا نہ کریں کوئی قانون اور خاصکر اسلامی قانون ان میں حقیقی تغیر پیدا نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم
حتی یغیروا ما بانفسھم

جس کا ترجمہ ایک مسلمان شاعر نے بایں الفاظ کیا ہے ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اگر ہم صدر اول کی تاریخ کی طرف دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ جس اعلیٰ معیار پر عوام کا کردار پہونچا تھا۔ وہ خوف تعزیر سے نہیں پہونچا تھا۔ بلکہ خوف خدا سے پہنچا تھا۔ بے شک قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں تعزیرات بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن قانونی سزائیں استثنائی ہوتی ہیں۔ پرلے درجہ کے بدچلن لوگوں کی درستی کے لئے ہوتی ہیں۔ لیکن سوسائٹی کی عام ذہنیت کی درستی ان سے وابستہ نہیں ہوتی۔ عام ذہنیت خود اختیاری ہوتی ہے۔ چنانچہ صدر اول کی تاریخ میں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں۔ کہ مجرموں نے تعزیر کی خود خواہش کی۔ اور حسرت موہانی کے اس مصرعہ کی عملی تصدیق پیش کی کہ ؎

مجھے خود خواہش تعزیر ہے مجرم ہوں اقراری

الغرض معاشرہ کی حالت میں انقلاب انفرادی صلاح کار سے ہی آسکتا ہے اور جب انفرادی کردار ایک خاص معیاری صورت اختیار کرلیتا ہے۔ تو اجتماعی ہیئت کا معیار خود بخود بلند ہوجاتا ہے۔ اس کے باوجود ہم جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ اسلامی قانون کے نفاذ کو ملک میں ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر عقلمندی اور احتیاط سے اس کا نفاذ کیا جائے اور ٹھونسنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو اس سے انفرادی اور اجتماعی کردار کا معیار اونچا کرنے میں معاشرہ کو بڑی اہم مدد مل سکتی ہے۔

جہاں تک پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کا سوال ہے اور موجودہ حکومت کی جہاں تک ذمہ داری ہے۔ اس کے متعلق وزیر خارجہ کا یہ کہنا درست ہے۔ کہ قانون کا فیصلہ عوام کے حقیقی نمائندے ہی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور موجودہ حکومت اگر بعض نہایت خطرناک اور نمایاں برائیوں کو معاشرہ سے ختم کردے۔ تو ہم اس کو اس کی بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ چور بازاری سمگلنگ وغیرہ اجتماعی جرائم کو دور کرنے میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم عوام سے استدعا کریں گے کہ وہ موجودہ حکومت کے کارپردازوں کے سامنے ایسے سوالات نہ رکھیں۔ جو بقول وزیر خارجہ دوراز کار بحثوں میں قوم کو الجھا دیں۔ ہم موجودہ حکومت کے ارکان سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ایسے سوالات کا جواب دینے میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اور ایسی بحثوں میں نہ پڑیں جو انہیں ان کے مفروضہ کام سے دور لے جانے والی ہوں۔

۲۵ رمضان المبارک تک چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے مخلصین کے اسماء

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ فروری ۱۹۵۹ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک فرمائی کہ

"وقف جدید کے چندہ میں بھی ابھی دس بارہ ہزار روپے کی کمی ہے۔ دوستوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ پچھلے سال انہوں نے نسبتاً اچھا کام کیا تھا۔ اگر اس سال بھی انہیں روپیہ مل جائے تو امید ہے کہ اگلے سال وہ اور بھی اچھا کام کرسکیں گے۔"

اس ارشاد کے پہونچنے کے بعد مخلصین جماعت نے وعدوں اور رقوم کی ترسیل کی رفتار تیز کردی ہے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی گزشتہ سال کی نسبت وعدوں اور وصولی کی مقدار بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ اور اس طرح وقف جدید کے ماتحت ہونے والا کام زیادہ اعتماد وعمدگی اور سرعت سے انجام دیا جاسکے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

اس سلسلہ میں احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۲۵ رمضان المبارک سے پہلے پہلے اپنے وقف جدید کے وعدے سو فیصدی ادا فرمانے کا انتظام فرمائیں۔ کیونکہ ایسے سب مخلصین جو اس تاریخ تک اپنے وعدے پورے کرچکے ہوں گے۔ ان کے نام رمضان المبارک کی اجتماعی دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس آپ میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔ عہدہ داران حضرات ایسے سب دوستوں کی اسم وار مکمل فہرست دفتر وقف جدید کو مرحمت فرمائیں۔ اور اس وقت تک جو رقوم بھجوائی جاچکی ہیں۔ ان کی تفصیل براہ راست دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ تاکہ انفرادی کھاتوں میں اندراج درست اور مکمل کئے جاسکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(انچارج وقف جدید)

ماہِ رمضان المبارک کی برکات و فیوض

اور

روزوں کے متعلق ضروری مسائل

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر ۲)

فدیہ

دائم المرض۔ ضعیف العمر۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر روزہ نہیں بلکہ ہر روز ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کریں۔

فدیہ کی حکمت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا۔

....

میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ۔ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے۔ تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا اسکا دل اس بات کے لئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہو کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں۔ تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا۔ اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔"

روزہ رکھنے کا تاکیدی ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہایت بوڑھا اور ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے وہ پھر معذور ہو جائے گی! اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے شخص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دیکر روزے رکھنے سے معذور سمجھا جائے۔ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ انکو ہی ہدایت دی جائے گی۔" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

بعض ضروری مسائل

روزہ میں آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ نہانا۔ گیلا کپڑا اوپر لینا۔ سر و داڑھی کو تیل لگانا۔ حجامت بنوانا۔ سرمہ لگانا۔ خوشبو لگانا جائز ہے اسی طرح تھوک نگلنا۔ یا کوئی چیز منہ میں ڈالنا جس کا مزا ہے۔ بشرطیکہ حلق میں نہ اترے جائز ہے۔

روزہ میں لغو باتیں کرنا اور کسی سے لڑائی یا جھگڑا کرنا منع ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم۔ (مشکوٰۃ)

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص روزے دار ہو تو وہ بے ہودہ باتیں نہ کرے۔ اور نہ شور و شغب کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ سے پیش آئے یا لڑائی جھگڑا کرے تو وہ یہ کہہ کر خاموش ہو جائے کہ میں روزے دار ہوں۔

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دجال و یاجوج ماجوج کی حقیقت

"جبکہ یہ دونوں فتنے ہوں گے۔ ان فتنوں کی بنیاد دو خبیث چیزوں پر ہوگی۔ ایک فرقہ ہوگا جو الدجال کہلائے گا۔ اور ایک الیاجوج۔ الدجال۔ دجل یہ ہے کہ اندر ناقص چیز اور اوپر کوئی صاف چیز ہو۔ مثلاً اوپر سونے کا ملمع ہو اور اندر تانبا ہو۔ یہ دجل ابتدائے دنیا سے چلا آتا ہے۔ مکر و فریب سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا۔ زرگر کیا کرتے ہیں۔ جیسے دنیا کے کاموں میں دجل ہے ویسے ہی روحانی کاموں میں بھی دجل ہوتا ہے۔ مگر آخری زمانے کا دجل عظیم الشان دجل ہوگا۔ گویا دجالیت کا ایک دریا بہہ نکلے گا۔ الدجال پر ال استغراق کا ہے۔ پس الدجال دجاجلہ مختلفہ کا بروز ہے۔ یعنی پہلے جس قدر مختلف اور متفرق کید اور حیلے ضلالت اور کفر کے تھے کسی زمانہ میں نابکار لوگوں نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا۔ متفرق طور پر جس قدر اعتراضات اسلام پر کئے جاتے تھے مگر وہ ایک حد تک تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس وقت اعتراضات کا ایک دریا بہہ نکلے گا۔ جیسے چھوٹی چھوٹی نہریں ندیاں مل کر ایک دریا بن جاتا ہے اسی طرح کل دجل مل کر ایک بڑا دجل ہوگا۔

چنانچہ اس زمانہ میں دیکھ لو کتنا بڑا دجل ہو رہا ہے۔ ہر طرف اسلام پر نکتہ چینیاں اور اعتراض کئے جاتے ہیں۔ پس سب سے بڑا فتنہ یہی نصاریٰ کا فتنہ ہے اور الدجال کا بروز ہے۔ ایسا ہی یاجوج۔ یہ لفظ اجیج سے مشتق ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آتشی کاموں کے ساتھ انکا بہت بڑا تعلق ہوگا اور وہ آگ سے کام لینے میں بہت مہارت رکھیں گے گویا آگ ان کے قابو میں ہوگی اور دوسرے لوگ اس آتشی مقابلہ میں اُن سے عاجز رہ جائیں گے۔ اب یہ کیسی صاف بات ہے دیکھ لو کہ آگ کے ساتھ اس قوم کو کس قدر تعلق ہے۔ کلیں کس قدر جاری ہیں اور دن بدن آگ سے کام لینے میں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ دونوں بروز ہیں اور یہ دونوں کیفیتیں جو متفرق طور پر تھیں ایک وجود ہو کر ایسا ظاہر ہوئی ہیں۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۲۶)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری)

یعنی جو شخص جھوٹی باتوں اور جھوٹے اعمال سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالےٰ کو اس کی بھی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

سحری کھانا

اگر رمضان میں کسی شخص کو سحری کے وقت کھانا کھانے کا موقعہ نہیں ملا۔ تو اس عذر سے اس کا روزہ چھوڑ ناجائز نہیں۔ اس کو روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ سحری کا کھانا روزے کے لئے کوئی شرط نہیں۔

روزہ توڑنے کا کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان میں جانتے بوجھتے روزہ رکھکر توڑ دے۔ حالانکہ اس کو کوئی عذر مرض یا سفر کا نہ ہو۔ تو ایسے شخص کے لئے کفارہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔ غلام نہ ملے۔ تو ساٹھ دن لگاتار روزے رکھے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

ہمیشہ سفر پر رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہیئے

جو لوگ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں۔ جیسے گارڈ ڈرائیور اور ہمیشہ دورہ کرنیوالے حکام تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کی رو سے وہ مسافر نہیں ان کو روزہ رکھنا چاہیئے۔

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ کی وفات پر کثرت سے دوستوں اور بزرگوں نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ جو ہمارے لئے تسکین کا باعث ہوئے۔ فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار ہی ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے دلہانہ ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار سلیم اختر
ابن شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

رمضان المبارک کے فضائل

از مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب مولوی فاضل۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

رمضان المبارک کا مہینہ ایک نہایت بابرکت اور بیحد فضلوں کا حامل مہینہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے فضائل کو پوری طرح بیان کرنا ایک انسان کا کام نہیں ہے۔ اس کی حقیقت کو تو پروردگار عالم ہی جانتا ہے۔ کہ جس نے اسے بنایا ہے۔ اور اس امر کی طرف رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں لطیف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ الصیام لی وانا اجزی بہ کہ روزہ کی عبادت تو خالصتہً میرے ہی لئے کی جاتی۔ اس لئے میں ہی اس کے اجر و ثواب، برکات اور نعماء کو جانتا ہوں یا یوں سمجھو کہ اس کا اجر میری ذات لا زوال اور لا مثال ہے۔

پس جس عبادت کے اجر و ثواب کے طور پر خود خدا تعالےٰ کو پا جاتا ہو اس کے فضائل کو بیان کرنا کیا کسی انسان کے بس میں ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ رمضان المبارک کے فضائل کو بیان کرنے سے ایک انسان کا دماغ ناقص اور قلم عاجز ہے۔ اس کے فضائل برکتوں اور نعمتوں کا احاطہ ناممکن ہے جیسے خدا تعالےٰ نے خود فرمایا ہے

وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا

سب سے اعلیٰ اور ارفع فضیلت جو قرآن مجید نے رمضان المبارک کی بیان فرمائی ہے۔ وہ ان پر جلال الفاظ میں ہے۔ کہ یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۰ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

گویا روزوں کے رکھنے سے انسان کے اندر ایک ایسا مبارک، پاک اور کامل نور پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کی بدولت اور جس کی روشنی سے انسان کا دل و دماغ اور روح و جسم جگمگا اٹھتا ہے۔ اور وہ ہر قسم کی روحانی اور اخلاقی تاریکیوں سے اطمینان و سکون کے ساتھ نکل کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اعمال، نواہی کی تمام مقتضیات کی روح اور اس بات کو سمجھ کر اور انہیں اپنے اوپر وارد کر کے بسر کرتا ہے۔ تو وہ گویا اس جوہری کی مانند ہوتا ہے۔ کہ جس کی نگاہِ انتخاب ہیروں کی کان میں اس در بے بہا پر پڑتی ہے کہ جس کا نام تقویٰ ہے اور یہی وہ موتی ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

فیہ فلیتنافس المتنافسون

اور یہی وہ لباس ہے کہ جس کو اسلام پہنانا چاہتا ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔ ولباس التقویٰ ذالک ھو خیر اور یہی وہ صفت ہے کہ جس سے متصف ہو کر انسان خداوند دوجہان کے دربار عالی مقام میں کوئی جگہ حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم

اور یہی وہ جمال ہے کہ جسے دکھا کر کوئی اپنے مالک کو خوش کر کے اس کی محبت سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

واللہ ولی المتقین

اور یہی وہ کنجی ہے کہ جس سے جنت کے دروازے وا ہوتے ہیں۔ جیسے فرمایا:۔

ان المتقین فی جنت وعیون

اور حقیقت پوچھئے تو قرآن ہی متقیوں کے لئے۔ اسلام ہے ہی متقیوں کے لئے۔ دین ہے ہی متقیوں کے لئے۔ جیسے فرمایا لا ریب فیہ ھدی للمتقین اور ایک جگہ فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتن

پس رمضان المبارک کی یہ فضیلت کہ اس سے انسان کے اندر تقویٰ شعاری کی روح پیدا ہوتی ہے۔ دراصل ایسی فضیلت ہے کہ جیسے ام الفضائل سمجھنا چاہیئے۔ اگر رمضان المبارک کے فضائل کو ایک انگشتری سمجھا جائے۔ تو اس فضیلت کو اس یاقوتی نگینہ کی حیثیت حاصل ہے کہ جس سے ارغوانی شعاعیں نکل نکل کر سارے ماحول کو چکا چوند کر رہی ہوں۔

رہی یہ بات کہ روزوں کے نتیجہ میں انسان کے اندر تقوےٰ کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ تو جاننا چاہیئے کہ خود خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

لعلکم تتقون

پس جس طرح یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کا کلام جھوٹا ہو۔ اسی طرح یہ ناممکن ہے کہ ایک مومن رمضان المبارک کو اس کی قیود و شرائط کے مطابق جیسے گذارنا چاہئے ویسے گذارے۔ اور اس کے اندر تقویٰ کی کونپل نہ پھوٹے اور پھر وہ سال بھر اس کی نگہداشت کرتا رہے اور آئندہ زندگی میں رمضان المبارک سے اس کی آبیاری کرتا ہے تو وہ بڑھ کر اور پھل پھول کر ایک تناور درخت نہ بن جائے۔

اللہ تعالےٰ کے اس قول کے حق میں سائنس کو سر تسلیم خم کئے بغیر چارہ نہ رہا۔ چنانچہ ماہرین نفسیات اور ماہرین علوم الابدان اور ماہرین اخلاقیات نے اس کی ضرورت اور اہمیت کو تسلیم کیا ہے

روزہ کی حالت میں انسان کھانے پینے اور جنسی تعلقات وغیرہ سے ایک عرصہ تک رکا رہتا ہے۔ اور اس کی غذا کم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ روزہ کے بارہ میں دوسرے احکام پر عمل کرتا ہے۔ جیسے گالی گلوچ سے بچنا غریبوں کی مدد کرنا۔ مسکینوں کو کھانا کھلانا نمازیں باقاعدہ اور کثرت سے پڑھنا قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ راتوں کو جاگنا اور خدا تعالےٰ کے حضور گریہ وزاری کرنا۔ ان تمام باتوں کے کرنے سے انسان کے جذبات حیوانیہ بہیمیہ دبتے چلے جاتے ہیں اور ان کی جگہ نیکی کی طاقتیں زور پکڑتی جاتی ہیں اور اس عمل پر مداومت اختیار کرنے سے انسان کے اندر نیکی اور تقوےٰ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے رمضان المبارک کی بدولت جب ایک انسان ایک عرصہ تک اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اپنی جائز خواہشات اور حلال اور مرغوب چیزوں کو ترک کر سکتا ہے۔ تو یہ کیونکر ناممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ناجائز اور حرام چیزوں کو ترک نہ کر سکے۔ پس سب سے بڑی فضیلت رمضان المبارک کی یہ ہے کہ اس کو کما حقہٗ گذارنے سے انسان کے اندر تقوےٰ کا لطیف جوہر پیدا ہوتا ہے۔

دوسری فضیلت جو اللہ تعالےٰ نے رمضان المبارک کی بیان فرمائی ہے۔ اور جس سے رمضان المبارک کی برکات اور نعمتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ خدا تعالےٰ کو کس قدر مقبول و محبوب ہے۔ اللہ تعالےٰ

نے فرمایا:

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدًی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان۔

کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

رمضان المبارک کی فضیلت ایک تو اس بات سے ظاہر ہے کہ یہ اتنی برکتوں اور فضلوں والا مہینہ ہے کہ خود قرآن مجید میں اس مہینہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک آخری اور کامل ہدایت نامہ ہے۔ جو اپنے دعاوی کے ثبوت بھی رکھتا ہے۔ جن کو وہ زندہ نشانوں سے ثابت کرتا ہے

پھر رمضان المبارک کو اسی آیت کریمہ کی روشنی میں ایک یہ فضیلت حاصل ہے کہ خود قرآن کریم کے نزول کا سلسلہ بھی اسی مبارک مہینہ میں شروع ہوا۔ کیونکہ قرآن مجید کی سب سے پہلی وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر رمضان المبارک کی ۲۴ تاریخ کو ہوئی۔

پھر اس مہینہ کو ایک یہ فضیلت ہے کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ جس میں روحانی برکات کا کثرت سے نزول اس بات سے ظاہر ہے کہ اس مبارک مہینہ میں ہر سال ملائکہ کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام نبیوں کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام قرآن مجید کو دوہرایا کرتے تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کو رمضان المبارک سے اس اس درجہ عشق تھا۔ اور آپ کو روزوں کی اتنی لذت اور ان سے اتنی محبت تھی کہ آپ نے اپنی زندگی کے سارے مہینوں کو رمضان المبارک کی شکل میں ڈھال رکھا تھا۔ گویا رمضان المبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کا نور تھا اس لئے آپ اسے کبھی بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے تھے۔ اور اس کی خاطر سال کے دیگر مہینوں کو بھی رمضان المبارک کا ظل اور مثیل بنا رکھا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعرات اور پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور پھر ہر مہینہ میں تین دن یعنی چاند کی تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں میں بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ اور کبھی مہینہ کے شروع میں اور کبھی آخری دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

لیکن جب ان روزوں سے بھی محبت الٰہی کی پیاس نہ بجھتی تو احادیث میں مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض اوقات لگاتار روزے رکھنا شروع فرما دیتے اور رکھتے ہی چلے جاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو گمان ہونے لگتا تھا کہ شاید اب آپ ساری عمر روزے ہی رکھتے چلے جائیں گے۔

ادھر جوں جوں رمضان المبارک کا مہینہ نزدیک آتا جاتا تھا۔ آپ کی حالت اس عاشق زار کی سی ہوتی جاتی جو فرقت اور انتظار کی گھڑیاں گن گن کر تھک چکا ہو۔

جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آپ ماہ شعبان میں متواتر روزے رکھتے کہ قریب قریب سارے کا سارا مہینہ ہی شعبان کا گزر جاتا۔ بس پھر کیا تھا۔ ایک کٹھن منزل طے ہو چکتی۔ اور اب رمضان المبارک کے محبوب ومطلوب مہینہ کا چاند آپ کو سامنے نظر آ رہا ہوتا۔ اور آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھتا اور آپ دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ کی جانب ایک جست لگانے کے لئے تیار ہو جاتے۔ چنانچہ احادیث میں مذکور ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ قریب آ رہا ہوتا تو آپ اپنی کمر کو کس لیتے اور ساری ساری رات خدا تعالےٰ کی یاد میں مشغول رہتے

درحقیقت بنی نوع انسان میں سے اگر کسی نے رمضان المبارک کے فضائل اور برکات کو کامل طور پر سمجھا۔ اور اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھایا۔ اور اپنا صحیح نمونہ دنیا کے لئے چھوڑا تو وہ صرف اور صرف پیغمبر عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس اور مبارک وجود ہے۔

پس رمضان المبارک کی ایک یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو روزوں سے بے حد عشق تھا۔ اس لئے اس وقت تک کسی کا خدا تعالےٰ کی محبت والفت کو حاصل کرنا ناممکن ہے۔ جب تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ان چیزوں سے جن سے آپ کو محبت اور عشق تھا۔ وہ پہلے محبت اور عشق کی کیفیت پیدا نہ کرے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بنی الاسلام علیٰ خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (بخاری)

کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (۱) یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی اور قابل پرستش نہیں۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (۲) نماز کو قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

پس رمضان المبارک کو یہ ایک بنیادی فضیلت حاصل ہے کہ اس کے احکام پر ایمان لانے اور عمل کرنے سے ہی ایک شخص سچے مسلمان کا اعزاز حاصل کرنے کا حقدار بن سکتا ہے اور اس کے بغیر وہ صحیح مسلمان کہلانے کا حقدار ہی نہیں بنتا۔

رمضان المبارک کی عبادت روزہ ایسی عبادت ہے کہ جس میں کسی قسم کا ریاء۔ خود نمائی۔ ذاتی منفعت کا دخل نہیں ہو سکتا روزہ کئی لحاظ سے کٹھن اور مشکل عبادت ہے سوائے اس کے کہ کسی کے دل میں واقعی سچا خوف خدا موجود ہو۔ اور وہ خدا کی ہستی کو سمجھتا ہو اور اسے ہر لحظہ اور ہر آن اور ہر جگہ اپنی آنکھوں کے سامنے حاضر وناظر جانتا ہو۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا اس عبادت کو حقیقی معنوں میں ادا کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی جھوٹے طور پر روزہ رکھ کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہے تو وہ گھر میں یا کمرے میں چوری چھپے کھا پی سکتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس اور کون ہوتا ہے جو اس کا جھوٹ بیان کرے۔ یہ صرف اور صرف خوف خدا ہی ہوتا ہے کہ وہ چھپی سے چھپی ہوئی جگہ میں بھی جا کر اپنے منہ کو بند رکھتا ہے۔ اور اگر پیاس سے اس کا حلق سوکھ کر زبان تالو سے چپک رہی ہو تو وہ پھر بھی اپنے خدا سے اپنا عہد نہیں توڑتا۔ اور پیاس سے نڈھال ہونا برداشت کرتا ہے۔ مگر چند گھونٹ پانی کے پینا اپنے اوپر حرام جانتا ہے۔

اس لئے دراصل یہی وہ کسوٹی ہے کہ جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ اپنے سچے بندوں کو جان سکتا ہے۔ اور پھر ان کو اس اجر اور ثواب سے نوازتا ہے جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالےٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم
متفق علیہ

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

یعنی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کے ہر نیک کام کو بڑھایا جاتا ہے۔ اس طرح پر کہ ایک نیکی کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا کر ثواب دیا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ روزہ کی نیکی کا معاملہ اس طرح پر نہیں ہے۔ کیونکہ روزہ صرف میرے ہی لئے رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا اجر میں خود اپنی ذات سے دوں گا۔ کیونکہ ایک روزہ دار اپنی شہوات اور اپنے کھانے پینے کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ اور یقیناً ایک روزہ دار کے منہ کی بو خداوند عالم کو مشک کی خوشبو سے بڑھ کر پیاری و پسند ہے اور روزہ برائیوں سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے پس تم میں سے جب کوئی روزہ سے ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ فحش باتوں سے بچے۔ اور بیہودہ طور پر شور وشر پیدا نہ کرے۔ اور اگر اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑنے کو تیار ہو جائے تو روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ صرف یہ کلمہ امن وسلامتی کہہ کر کہ خاکسار روزے کی حالت میں ہے اس فساد کو رفع دفع کرنے کی کوشش کرے گا

جس بلاغت اور فصاحت سے ہمارے آقا سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے رمضان المبارک کے فضائل کو اس میں بیان فرما دیا ہے۔ وہ کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ کوئی روزے والی زبان اور ہونٹ لے کر اللہ تعالےٰ کے لئے کھڑا ہو کہ اللہ تعالےٰ رمضان المبارک میں ایسے پیارے اور خوشبودار ہونٹوں کو چوم لینے کا متمنی ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

برادرم مکرم ڈاکٹر (صوفی) احمد صاحب میڈیکل آفیسر سول ہسپتال حافظ آباد چند دنوں سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود درویشان قادیان و دیگر تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

عبدالرحمن شاکر کارکن نظارت اصلاح وارشاد ربوہ

نتیجہ امتحان پیشگوئی مصلح موعود

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس امتحان میں کل ساٹھ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۴۶ کامیاب ہوئیں۔ جن بہنوں کے نام لسٹ میں نہیں ہیں افسوس ہے کہ وہ پاس نہیں ہو سکیں۔ رول نمبر ۴ جامعہ نصرت اوّل رہی ہیں۔ کوثر پروین صاحبہ دار النصر ربوہ سیکنڈ رہی ہیں۔ کل نمبر ۱۰۰ تھے۔ ان میں سے حاصل کردہ نمبر معہ اسماء درج ذیل ہیں:۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام لڑکی	حاصل کردہ نمبر
۱	رول نمبر ۴ جامعہ نصرت	۶۹
۲	″ ۳۴ ″	۵۶
۳	خورشید	۶۷
۴	رول نمبر ۱۲ جامعہ نصرت	۵۵
۵	رول نمبر ۹ ″	۶۰
۶	″ ۲۰ ″ سیکنڈ ایر	۶۵
۷	کوثر پروین دار النصر ربوہ	۶۸
۸	امۃ العزیز نہم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۴۳
۹	امۃ الودود عبد الغنی نہم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۵۳
۱۰	امۃ السلام دار الرحمت شرقی ربوہ	۴۰
۱۱	حلیمہ طاہرہ کلاس نہم ربوہ	۴۰
۱۲	حمیدہ ہشتم سی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۴۹
۱۳	شمس النساء جماعت نہم	۳۳
۱۴	امۃ الرحمٰن عطا ہشتم نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۴۸
۱۵	بشریٰ رمضان نہم بی ربوہ	۴۰
۱۶	رول نمبر ۷ سیکنڈ ایر جامعہ نصرت	۵۷
۱۷	بشریٰ نعیم بنت سید محمد بدر الحسن کلیم دار الرحمت شرقی ربوہ	۳۷
۱۸	بشریٰ خانم نہم بی	۳۴
۱۹	امۃ الودود بشیر نہم بی متعلقہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۳۳
۲۰	نجمہ ریحانہ نہم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۳۳
۲۱	امۃ الرشید کیپٹن محمد سعید صاحب	۳۲
۲۲	شوکت آرا نہم ربوہ	۳۳
۲۳	خالدہ شمیم نہم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۳۳
۲۴	صالحہ کریم نہم بی نصرت گرلز	۳۳
۲۵	طاہرہ صدیقہ ″ ″	۳۵
۲۶	محمودہ اختر ″ ″	۳۵
۲۷	قدسیہ ″ ″	۳۵
۲۸	امۃ الحی فیروز الدین نہم اے نصرت گرلز	۳۸
۲۹	رضیہ نہم ″	۳۲
۳۰	عائشہ صدیقہ نہم اے ″	۴۸
۳۱	زینب بی بی دختر رائے خان محمد بھٹی کوٹ سلطان حال ربوہ غلہ منڈی دار الرحمت غربی	۵۰
۳۲	امۃ الرشید دار الصدر شرقی ربوہ	۴۵
۳۳	امۃ الواحد	۵۶
۳۴	ثریا بیگم بنت نذیر احمد دار النصر	۳۵
۳۵	ساجدہ نسیم دار الصدر شرقی	۴۳
۳۶	فخر النساء نہم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۵۴
۳۷	امۃ الکریم نہم بی نصرت گرلز	۴۷
۳۸	امۃ الرشید ″ ″	۴۵
۳۹	شمس النساء ″ ″	۴۲
۴۰	منیر قمر نہم اے ″	۴۲
۴۱	صادقہ قمر نہم بی ″	۴۵
۴۲	بشریٰ نعیم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بہاول نگر بنت چوہدری غلام نبی گرداور	۳۴
۴۳	خدیجہ بیگم اہلیہ ملک دوست محمد کمیونڈر سیکورٹی مال بہاول نگر	۳۵
۴۴	نصرت جہاں دختر مولوی غلام حسین صاحب نہم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۴۶
۴۵	امۃ المجید بنت ملک دوست محمد ہشتم بہاول نگر	۳۳
۴۶	صفیہ بیگم بنت ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۵۲

دعائے مغفرت

مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے نوجوان فرزند محمود احمد صاحب بی۔ اے مورخہ ۱۱/۳/۵۹ کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ لاہور سے شام کو نعش حافظ آباد لا کر ۹½ بجے شب سپرد خاک کر دی گئی۔

مرحوم نیک اور مخلص احمدی تھے۔ اور چندوں کی ادائیگی میں دیگر افراد خاندان کے لئے نمونہ تھے۔ احباب سے نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی استدعا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال
حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

یوم مصلح موعود کی تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر مندرجہ ذیل مقامات میں بھی احمدی جماعتوں کے جلسے منعقد ہوئے جن میں پیشگوئی مصلح موعود کے اہم پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ ان جلسوں کی روئداد عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کی جا رہی۔ (ادارہ)

بہولو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ لجنہ اماء اللہ شیخ پور۔ مسن باڈہ۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی تندکار پور۔ نواب شاہ۔ مظفر آباد۔ واہ کینٹ۔ کوٹلی۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ ہلڑ کے ضلع شیخوپورہ۔ ملہو کے تحصیل نارووال۔ چہور ۱۱۷۔ ضلع شیخوپورہ۔ پارہ چنار سرحد۔ کنڈیارو سندھ۔ اوکاڑہ۔ رحیم آباد۔ نارووال۔ گوکھووال چک ۱۲۱۔ میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ۔ تلونڈی کھجوروالی۔ چک پٹھاناں۔ ضلع گوجرانوالہ۔ خانقاہ ڈوگراں چک ۲/ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب۔ کوٹلی ہرائن۔ گو لیکی۔ چک ۲۲۵ ضلع منٹگمری۔ چک ۱۱۶ جنوبی سرگودہا۔ کرنڈی۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم۔ ننکانہ صاحب۔ میاں چنوں۔ لجنہ اماء اللہ بورے والہ۔ چک ۹۹ شمالی۔ سانگھڑ۔ بھکر۔ ڈسکہ۔ دلیو کے۔ گھوگھیاٹ میانی۔ سعد اللہ پور انور آباد۔ بہاولپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ پریم کوٹ۔ ملیانوالی۔ گرمولا ورکاں۔ نارنگ منڈی آنبہ کرم پورہ۔ مدرس۔ پنڈی بھاگو۔ سمبڑیال۔ جھول۔ پبی ضلع پشاور۔ کوٹ کھمن۔ گدیال کوٹ پدا۔ چک ۱۲۷۔ خوشاب۔ ادھر کرم سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ ٹنڈو غلام علی سندھ لجنہ اماء اللہ محمد آباد اسٹیٹ۔

وصیت کردہ جائیداد پر چندہ عام ادا کرنا ضروری ہے

بعض ایسے موصی احباب جنہوں نے جائیداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ چونکہ انہوں نے جائداد کی وصیت کر دی ہوئی ہے۔ لہذا ان کے لئے اس کی آمد پر چندہ عام ادا کرنا ضروری نہیں یہ خیال درست نہیں جن موصی احباب نے وصیت کردہ حصہ جائیداد کا انتقال ہبہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا کر موقعہ پر قبضہ دیدیا ہوا ہے۔ ان کو تو باقیماندہ جائیداد کی آمد پر چندہ عام ادا کرنے سے مستثنیٰ سمجھا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ تزکیہ نفس کے لئے کچھ نہ کچھ ادا کیا جاوے۔ مگر جن موصی احباب نے انتقال ہبہ نہیں کرایا۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ اس جائداد کی آمد پر چندہ عام ادا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تبدیلی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب انچارج ریلوے ہسپتال نوشہرہ تبدیل ہو کر پشاور چھاؤنی تعینات ہو گئے ہیں۔

(مرزا غلام حیدر وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ صدر)

قائدین اضلاع و علاقائی مطلع رہیں

مکرم و محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی ہدایت کے مطابق تمام قائدین خدام الاحمدیہ اضلاع و علاقائی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن اضلاع اور علاقوں میں قائدین انتخابات سال رواں کے لئے ہو چکے ہیں اور ان کی منظوری جا چکی ہے۔ ان کے علاوہ بقیہ مقامات پر اب انتخاب نہ کرائے جائیں۔ مرکز خود مناسب خدام کو ان عہدوں کے لئے نامزد کرے گا۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بھائی ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب ایک ماہ سے بعارضہ بخار نزلہ کھانسی بیمار ہیں احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (حکیم عبد الرحمٰن شاہ دار الرحمت ربوہ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی

جب سے کیلی فورنیا یونیورسٹی قائم ہوئی ہے یہ بتدریج ترقی کرتی رہی ہے اور اب ایک اہم ثقافتی مرکز بن گئی ہے جہاں مشرق و مغرب کے خیالات کا ایک سنگم سا بن گیا ہے یہاں سے طلبہ مشرقی یونیورسٹیوں میں جا کر علوم حاصل کرتے ہیں۔ اور مشرقی ملکوں سے یہاں آکر تعلیم حاصل کرنیوالوں کا ایک سلسلہ بندھا ہوا ہے۔ اس یونیورسٹی کے آج اس مرتبے پر پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ طلبہ کی اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں موجود ہیں۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کی شاخیں ریاست کے آٹھ مختلف شہروں برکلے، ڈیوس، لاہویا، لاس اینجلس، ماؤنٹ ہیملٹن، ریوسائیڈ، سان فرانسسکو اور سانٹا باربارا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ یونیورسٹی درحقیقت علوم کا ایک بڑا مخزن ہے۔ جس سے ریاست کیلی فورنیا کا قریب قریب ہر شخص استفادہ کر سکتا ہے۔

کیلی فورنیا یونیورسٹی میں ۴۰ ہزار ایسے طلبہ اور طالبات ہیں جو ہمہ وقت وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور تقریباً ایک لاکھ طلبہ اور طالبات جزو وقتی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اساتذہ کی مجموعی تعداد ۵۰۲۷ ہے۔ طلبہ اور اساتذہ کی اتنی بڑی تعداد کی وجہ سے کیلیفورنیا یونیورسٹی کا شمار دنیا کی عظیم ترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس یونیورسٹی میں ہر شعبہ تعلیم کا انتظام موجود ہے۔

کیلی فورنیا یونیورسٹی کا معیار تعلیم غیر معمولی طور پر اعلیٰ درجہ کا ہے۔ یہاں کے اساتذہ میں چھ ایسے افراد بھی ہیں۔ جن کو نوبل پرائز مل چکا ہے۔ دنیا کی کسی دوسری یونیورسٹی میں اس تعداد میں نوبل پرائز پانے والے اساتذہ نہیں ملیں گے۔ امریکہ کے قومی ادارہ سائنس کے ممبروں میں یہاں کے اساتذہ کی تعداد دوسرے نمبر پر ہے۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی ۱۸۶۸ء میں قائم ہوئی۔ اس کے اخراجات زیادہ تر ٹیکسوں کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ ٹیکسوں کی وصولی کے لئے ریاست کیلیفورنیا کی قانون ساز مجلس نے قوانین وضع کر رکھے ہیں۔ دوسرے اخراجات طلبہ کی فیس، عطیات، ریاستی اور وفاقی مالی امداد، وظائف اور نجی چندوں سے پورے ہوتے ہیں۔ نجی صنعتی اداروں نے یونیورسٹی کی تحقیقی سرگرمیوں کے لئے کروڑوں ڈالر کے چندے دئے ہیں۔

یونیورسٹی کی سب سے بڑی شاخ برکلے میں ہے یہاں کم و بیش ۱۷ ہزار طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ برکلے میں خلیج سان فرانسسکو کے بائیں ساحل پر پہاڑ کے دامن میں کیلیفورنیا یونیورسٹی کی شاخ کی عمارتیں اور احاطے ۱۰۰۰ ایکڑ زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد لاس اینجلس کا نمبر آتا ہے جہاں کیلیفورنیا یونیورسٹی کی شاخ میں ۱۷ ہزار طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہ شاخ ریاست کیلی فورنیا کے جنوبی حصہ کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ ڈیوس کیمپس میں یونیورسٹی کی شاخ اس لحاظ سے سب سے بڑی ہے کہ اس کا احاطہ تین ہزار ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ شاخ سیکرامنٹو سے ۱۳ میل دور مغرب کی طرف سنٹرل ویلی کے بالکل وسط میں شہر ڈیوس میں واقع ہے۔ اس شاخ کی عمارتیں اور شہر ڈیوس کوہ سیرا سے صاف دکھائی دیتا ہے۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کی اس شاخ کے احاطے کے دو تہائی حصہ میں زرعی کالج، حیوانات کے علم العلاج کا کالج اور علم غذائیات، گھریلو اقتصادیات، علم مرغبانی اور آبپاشی کے کالجوں کی عمارتیں اور احاطے ہیں۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی کی وہ شاخ جو سان فرانسسکو میں ہے وہ صرف طبی تعلیم کے لئے مخصوص ہے۔ اس شاخ کے تحت مختلف ادارے ہیں۔ مثلاً مدرسہ علم ادویات، مدرسہ علم تیمار داری، مدرسہ علم دندان سازی، مدرسہ علم دوا سازی اور مدرسہ علم تشخیص امراض۔ ان کے علاوہ یہاں ریڈیو کی تعلیم سے متعلق تجرباتی ادارہ اور استوائی علاقوں کی بیماریوں سے متعلق تحقیقی ادارہ بھی ہے۔

۴۲۰۹ فٹ بلند کوہ ہیملٹن پر جس کے سامنے سانٹا کلارا کی زرخیز وادی ہے کیلی فورنیا یونیورسٹی کی مشہور عالم "لِک آبزرویٹری" نامی رصدگاہ ہے۔ کوہ ہیملٹن پر واقع یونیورسٹی کا یہ ادارہ فلکیات کے مطالعہ کے لئے مخصوص ہے یہاں جو سہولتیں میسر ہیں۔ ان سے نہ صرف ادارہ کا عملہ بلکہ دنیا کی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل طلبہ اور سائنسدان استفادہ کرتے ہیں۔ مذکورہ ادارہ میں ۱۲۰ انچ کی ایک انعکاسی دوربین ہے۔ جو دنیا کی دوسری بڑی دوربین سمجھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں ۳۶ انچ کی ایک انعطافی دوربین، اسی قسم کی ۳۶ انچ قطر کی ایک انعکاسی دوربین اور ۱۲۰ انچ کی ایک فلکیاتی دوربین بھی ہے۔ "لک آبزرویٹری" فلکیات سے متعلق معلومات کا ہمیشہ ایک بہت بڑا ذریعہ رہی ہے۔ امریکہ کے بیشتر ماہرین فلکیات اسی ادارہ کے تربیت یافتہ ہیں۔

ریورسائیڈ میں کیلی فورنیا یونیورسٹی کی شاخ کے تحت ایک لبرل آرٹس کالج کے علاوہ رس دار پھلوں کا ایک مشہور عالم تجربہ خانہ بھی ہے لبرل آرٹس کالج کا نصاب چار سال کا ہے۔ رس دار پھلوں کے تجربہ خانہ میں نیم استوائی ملکوں کے رس دار پھلوں پر تجربے کئے جاتے ہیں۔

سانٹا باربارا میں یونیورسٹی کی شاخ کے تحت لبرل آرٹس کا ایک ادارہ ہے جس میں انڈر گریجویٹ طلبہ چار سالہ نصاب کی تکمیل کرتے ہیں۔ اس ادارہ میں طلبہ کی نشستیں محدود ہیں۔ طلبہ کی محدود تعداد اور قابل اساتذہ کے عملہ کی وجہ سے ہر طالب علم کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور ان کی انفرادی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔ یہاں چالیس سے زیادہ تعلیمی شعبے ہیں۔

لاہویا میں کیلی فورنیا یونیورسٹی کی طرف سے بحریات کا ایک تحقیقی ادارہ ہے۔ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ "اسکرپس انسٹی ٹیوشن آف اوشنو گرافی" کے نام سے موسوم ہے۔ ادارہ کی جانب سے سمندروں کے بارے میں سائنسی معلومات حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر کے سمندروں میں جہاز بھیجے جاتے ہیں۔ ہر سال یہاں ماہرین بحریات کا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں امریکہ اور بیرون امریکہ کے ماہرین شریک ہوتے ہیں۔

کیلی فورنیا یونیورسٹی کی مذکورہ آٹھ شاخوں کے علاوہ ریاست کے مختلف حصوں میں ایسے بھی تحقیقاتی، تعلیمی اور رفاہ عامہ کے ادارے ہیں۔ جن کی سرپرستی یونیورسٹی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر زرعی ترقی کے سلسلہ میں یونیورسٹی پچاس ایسے دفاتر کی سرپرستی کر رہی ہے جو دیہی علاقوں میں واقع ہیں اور جہاں زراعت کو فروغ دینے کے لئے مشیر مامور ہیں۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی کی جانب سے ریاست بھر میں تعلیم بالغاں کا پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔

اس پروگرام کے تحت کیلی فورنیا میں تقریباً ۸۰ مختلف آبادیوں کے لئے کالج کے معیار کی تعلیم کا بندوبست کیا جاتا ہے مزید برآں یونیورسٹی کی جانب سے تعلیمی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ ٹیلیویژن کا پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔ اور ادارے، طبی مرکز اور کارگاہیں چلائی جاتی ہیں۔ موسیقی کی محفلوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعض مختصر نصاب پڑھائے جاتے ہیں اور خط و کتابت کے ذریعے بھی افراد اور جماعتوں کو ریاست کے طول و عرض میں تعلیم دی جاتی ہے۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کی دوسری سرگرمیوں میں طبی خدمات، صنعتی اداروں کے لئے تجربات، ریاستی اور اضلاعی حکومتوں کے مسائل کا مطالعہ اور تجارتی مسائل سے متعلق تحقیق اور رپورٹ مرتب کرنا شامل ہیں۔

اس وقت کیلی فورنیا یونیورسٹی کی مختلف آٹھ شاخوں میں پندرہ سو بیرونی طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ برکلے میں ۸۱ چینی طلبہ۔ ۶۴ جاپانی طلبہ۔ ۴۴ فلپائن کے طلبہ۔ کوریا کے ۵۰۔ بھارت کے ۵۰۔ سیام کے ۲۵۔ انڈونیشیا کے ۱۸۔ پاکستان ۸۔ سیلون کا ایک۔ ملایا کے ۵ اور برما کے ۴ طلبہ تعلیم پا رہے ہیں۔ ایشیا کے بہت سے طلبہ کیلی فورنیا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی معلومات اور تربیت سے اپنے ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

دنیا کی آبادی

امریکہ کے آبادی کمیشن کے معتمد کی مرتب کردہ ایک یادداشت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء میں دنیا کی آبادی میں ۹ کروڑ نفوس کا اضافہ ہوا۔ اور آئندہ دو سال میں مزید دس کروڑ نفوس کا اضافہ ہوگا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ۱۹۶۲ء تک دنیا کی آبادی ۳ ارب اور ۱۹۷۷ء تک ۴ ارب ہو جائے گی۔

موسمیاتی مصنوعی سیارہ

امریکی بحریہ کے سائنسدانوں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ طوفان اور بادلوں کے جمع ہونے کی تصویریں لینے کے لئے زیادہ بلندی پر جانے والے راکٹ عام طور پر استعمال کئے جانے لگیں گے۔ اور اس طرح زیادہ قابل اعتماد طور پر موسمی پیشگوئیاں کی جاسکیں گی۔ امریکی فوجوں کے صدر دفتر پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں ان سائنسدانوں نے وہ واضح تصویریں دکھائیں جو انہوں نے راکٹ کے ذریعہ ۸۰ میل کی بلندی پر ایک کیمرہ پہنچا کر حاصل کی تھیں۔ انسان نے شہابی عناصر کی طبیعی نقل و حرکت کا جو منظر دیکھا ہے یہ اس کی بلند ترین مقام سے لی جانے والی تصویریں ہیں۔

شہریوں کے لئے ریڈیو

امریکہ کی ریڈیو کارپوریشن نے دو طرفہ بات چیت کے لئے ایک شہریوں کا ریڈیو بنانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ریڈیو جس پر ستر ڈالر لاگت آئے گی کئی میل کے حلقہ میں آواز نشر کر سکتا ہے

وفاقی مواصلاتی کمیشن نے حال ہی میں ذاتی بات چیت کے لئے طول امواج کا ایک علیحدہ پیمانہ مقرر کیا تھا۔

اس سال کے آخر تک چھ اور کارخانے کام شروع کر دیں گے

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے کارخانوں کی تعداد بہتر ہو جائے گی

کراچی ۱۶ مارچ۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے زیر اہتمام چھ مزید کارخانے اس سال کے آخر تک کام شروع کر دیں گے۔ ان منصوبوں کے مطابق کھلنا (مشرقی پاکستان) میں اخباری کاغذ تیار کرنے کا کارخانہ مشرقی پاکستان میں کھانڈ کے دو کارخانے ملتان میں بجلی گھر اور داؤد خیل میں رنگ تیار کرنے کے کارخانے کے علاوہ پنسلین کی فیکٹری بھی کھول جائے گی۔

کھنا کے اخباری کاغذ کے کارخانے پر گیارہ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ جس میں سالانہ تینتس ہزار ٹن اخباری کاغذ ... اور بارہ ہزار ٹن کیمیکل پرنٹنگ پیپر تیار ہوا کرے گا۔ مشرقی پاکستان میں کھانڈ کے جو کارخانے کھلنے والے ہیں ان میں سے ایک دیوان گنج اور دوسرا ٹھاکر گنج میں کھلے گا۔ ... ان میں سے ہر کارخانہ سالانہ دس ہزار ٹن کھانڈ تیار کیا کریگا اور ان کی وجہ سے ملک کے کھانڈ کے کارخانوں کی تعداد تیرہ تک پہنچ جائے گی۔ اس سال صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی) کے زیر اہتمام جو منصوبے مکمل ہونے والے ہیں ان میں ملتان کا بجلی گھر سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ بجلی گھر دس کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوگا۔ اور وہ ایک لاکھ چالیس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کیا کرے گا۔ یہ بجلی گھر سوئی گیس سے چلا کرے گا۔ داؤد خیل کی پنسلین فیکٹری بھی اس سال مکمل ہو جائے گی۔ جس میں ستر لاکھ میگا یونٹ پنسلین تیار ہوا کرے گی۔ مذکورہ چھ کارخانوں کی تکمیل کے بعد پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے تیار کردہ کارخانوں کی تعداد بہتر تک پہنچ جائے گی۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے گیارہ مزید کارخانے جن میں کھاد کے دو کارخانے بھی شامل ہیں زیر تکمیل ہیں۔ توقع ہے کہ وہ آئندہ دو تین سال میں مکمل ہو جائیں گے۔ گزشتہ سات سال میں پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے چھیالیس کارخانے پایۂ تکمیل تک پہنچے ہیں جن پر چورانوے کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جو کارخانے زیر تکمیل ہیں ان پر نوے کروڑ روپیہ خرچ ہونے کا امکان ہے۔

پی آئی ڈی سی اس وقت تک چھ کارخانے مکمل کر کے انہیں غیر سرکاری صنعت کاروں کے ہاتھ فروخت کر چکی ہے۔ نو کارخانے ایسے ہیں جن میں پی آئی۔ ڈی۔ سی اور نجی صنعت کاروں کا اشتراک ہے اور وہ نجی کارخانہ داروں کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے کارخانوں پر گزشتہ سات سال میں چورانوے کروڑ روپے کی جو لاگت آئی ہے اس میں ۳۳ کروڑ روپیہ نجی صنعت کاروں کی طرف سے لگایا گیا ہے پی آئی۔ ڈی۔ سی کے کارخانوں نے جنوری ۱۹۵۹ء تک جو مصنوعات تیار کیں۔ ان کی مجموعی قیمت ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ تھی۔ چنانچہ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی نے پچاس کروڑ روپے سے زیادہ زرمبادلہ کمایا۔

نیاسالینڈ میں تشدد اور گرفتاریاں

بلین ٹائر (نیاسالینڈ) ۱۶ مارچ نیاسالینڈ کے وسطی صوبہ میں کل پھر تشدد شروع ہو گیا جبکہ کیباچیپ اور نامبوما میں ایک مظاہرہ کے دوران دو افریقیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

نیاسالینڈ کے گورنر نے کل ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے نیاسالینڈ کے باشندوں کو متنبہ کیا کہ وہ سکون اور امن کے ساتھ رہیں۔ گورنر نے خاص طور پر لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ جرأت سے کام لے کر شرپسندوں کو گرفتار کرنے اور پر امن حالات پیدا کرنے میں مدد دیں۔

مصر جاپان سے مشینری حاصل کریگا

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ ٹوکیو میں مصر کے اقتصادی وفد اور حکومت جاپان نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے تحت مصر جاپان سے ۲۱ پلانٹ حاصل کرے گا۔ جاپان کی بھاری صنعتوں کی ایک کمپنی مصر کو چینی تیار کرنے کے ایک مکمل کارخانے کی مشینری مہیا کرے گی۔ جس پر پچاسی لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی لاگت آئے گی۔

درخواست دعا

میری اہلیہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے دایاں ہاتھ پاؤں اور زبان مفلوج ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے تحت انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) عطا محمد بوے دی جھگی والے

"عرب کمیونسٹ خون بہا کر اپنی آمریت قائم کرنا چاہتے ہیں"

"وہ غدار اور غیر ملکی ایجنٹ ہیں" صدر ناصر کا اعلان

لندن ۱۶ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے دمشق میں ہزاروں لبنانیوں اور شامیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عرب کمیونسٹ اقلیت کا مقصد یہ ہے کہ خون بہا کر اپنی ڈکٹیٹرشپ قائم کرے۔ صدر ناصر نے عرب کمیونسٹوں کو غدار اور غیر ملکی ایجنٹ قرار دیا۔

دریں اثناء آج قاہرہ کی یونیورسٹیاں بند رہیں اور لاکھوں طلبہ نے قاہرہ کے بازاروں میں جلوس نکالا۔ ان طلبہ نے بڑے بڑے پرچم اور کتبے اٹھا رکھے تھے۔ ان کتبوں پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"قصاب قاسم مردہ باد" "کمیونسٹ ایجنٹ مردہ باد" اور "نیشنلزم کے دشمن مردہ باد"

طلبہ نے "موت کے سوداگر مردہ باد" اور "کمیونسٹ مردہ باد" کے نعرے لگائے۔

دمشق میں تقریر کرتے ہوئے صدر ناصر نے کہا "عرب اس لئے سامراج کے خلاف نہیں لڑ رہے تھے کہ وہ اپنے ملک کو کمیونسٹوں کے حوالے کر دیں۔ یہ کمیونسٹ غدار اور غیر ملکی ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے عربوں کی جد و جہد آزادی کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا تاکہ وہ تشدد اور دوسروں کو غلام بنانے کا مشن پورا کر سکیں"۔ صدر ناصر نے کہا "میں ان کمیونسٹوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے مجھے بھی اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے ان کے نظریات قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

عراق کے کرنل عارف کو پھانسی؟

قاہرہ ۱۶ مارچ "الاخبار" کے نامہ نگار خصوصی متعین جنیوا نے معتبر عراقی حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ کرنل عبدالسلام عارف سابق نائب وزیر اعظم عراق کو اس ہفتے کے اختتام تک پھانسی دیدی جائے گی۔ کیونکہ جنرل عبدالکریم قاسم وزیر اعظم نے ان کی سزائے موت کی توثیق کر دی ہے۔